یوحنا12 باب– وہ وقت آ پہنچا ہے

الف: بیت عنیاہ میں شام کا کھانا

1. (1-2 آیات) لعزر کے گھر دعوت، مرتھا کام کرتی ہے۔

پھر یسوع فسح سے چھ روز پہلے بیت عنیاہ میں آیا جہاں لعزر تھا جسے یسوع نے مُردوں میں سے جلایا تھا۔ وہاں اُنہوں نے اُسکے واسطے شام کا کھانا تیار کیا اور مرتھا خدمت کرتی تھی مگر لعزر اُن میں سے تھا جو اُسکے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے تھے۔

اَ. فسح سے چھ روز پہلے: یوحنا ہمیں یہاں پر ایک مخصوص وقت بتا رہا ہے، اور اِس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یسوع کی موت اور دفن کئے جانے میں صرف چھ دن باقی تھے۔ یوحنا کی انجیل کا قریباً آدھا حصہ یعنی انجیل کا 33 فیصد حصہ اِس آخری ہفتے کے بارے میں بات کرتا ہے۔ مرقس کی انجیل کا 40 فیصد حصہ اور لوقا کی انجیل کا 25 فیصد حصہ یسوع کی زندگی کے آخری سات دِنوں کے بارے میں بیان کرتا ہے۔

ب. اُنہوں نے اُسکے واسطے شام کا کھانا تیار کیا: یسوع کی مصلوبیت میں ابھی ایک ہفتے سے بھی کم وقت بچا تھا اور اُس سے پہلے اُس نے بیت عنیاہ میں ایک دعوت میں شمولیت کی۔ یہ دعوت غالباً لعزر کے جی اُٹھنے کی خوشی میں دی گئی تھی۔ اِس وقت یسوع اپنے بارے میں سب کچھ جانتا تھا، وہ جانتا تھا کہ یروشلیم میں فسح کے موقعے پر اُس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے، وہ اُن سب باتوں کی وجہ سے پریشان نہیں تھا۔ یہ بہت حیران کن بات ہے کہ ایسے حالات میں بھی وہ دوسروں کی خوشیوں میں شریک ہوا۔ بہت سارے لوگ ایسے حالات میں اِس طرح کی سماجی رفاقت کے بارے میں کبھی بھی نہیں سوچیں گے۔

i. "وہ اپنی ذات پر تو سب کچھ برداشت کر رہا تھا لیکن اپنے اُس دکھ درد سے اپنے میزبان کو قطعی طور پر پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اِس عشائیے کا مقصد یقیناً لعزر کا جی اُٹھنا ہی تھا اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں پر آیات 1 اور 2 میں دو دفعہ اُس کا ذکر کیا گیا ہے۔" (میکلیرن)

ii. "انگریزی ترجمے کے اندر لفظ therefore بمعنی 'اِس لئے' بھی موجود ہے جسے Authorized Version میں حذف کر دیا گیا ہے۔ یہ لفظ اِس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ دعوتی تقریب لعزر کے زندہ کئے جانے کی وجہ سے ہی رکھی گئی تھی۔ لعزر کا خاندان یسوع کا شکر گزار تھا اور اِس دعوت کی صورت میں اُنہوں نے اُس کا شکریہ ادا کیا تھا۔" (ٹرینچ)

ج. مرتھا خدمت کرتی تھی: ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ عشائیہ شمعون کوڑھی کے گھر پر تھا (متی 26 باب 6 اور مرقس 14 باب 3 آیت) اور یسوع کا عزیز دوست لعزر اور اُس کی بہنیں مریم اور مرتھا بھی وہاں پر تھیں۔ کیونکہ یہاں پر مرتھا میزبانی کے فرائض سر انجام دیتے ہوئے نظر آ رہی ہے تو کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ شمعون کوڑھی لعزر، مریم اور مرتھا کا رشتے دار تھا۔ کچھ کا تو یہ بھی خیال ہے کہ وہ مرتھا کا شوہر تھا۔ اگر اُس دور کے رواج کو دیکھا جائے یہاں پر مردوں کو کھانا پیش کیا جا رہا تھا اور خواتین کھانا پیش کرنے اور میزبانی کے فرائض سر انجام دینے میں مصروف تھیں۔

i. اگر ہم چشمِ تصور سے دیکھیں تو ہم مرتھا کو یسوع کے سامنے اچھے اچھے کھانے رکھتے ہوئے اور اُسے بار بار اور کھانے کا کہتے ہوئے پائیں گے۔ وہ بہت زیادہ شکر گزار تھی اور یسوع کی خدمت کر کے اُسے بہت زیادہ خوشی محسوس ہو رہی تھی۔ یہاں پر اُس کی میزبانی کے بارے میں لکھے جانے کی بدولت اُس کی ساری خدمت کو سراہا گیا ہے۔

ii. "مرقس اور متی کی طرح یوحنا یہ بیان نہیں کرتا کہ بیت عنیاہ میں اِس دعوت کا میزبان شمعون کوڑھی تھا۔ لوقا 7 باب میں ایک اور میزبان کا ذکر ہے جس کا نام شمعون ہی تھا لیکن وہ ایک فریسی تھا اور وہ شمعون کوڑھی سے بالکل مختلف انسان تھا۔ شمعون اُس دور میں ایک بہت ہی عام یہودی نام تھا۔" (ٹاسکر)

iii. "اِن ساری باتوں میں صرف ایک چھوٹا سا مسئلہ یہ نظر آتا ہے کہ اناجیلِ ثلاثہ اِس دعوت کے حوالے سے بیان کرتی ہیں کہ یہ فسح کی عید سے دو دن پہلے تھی۔ لیکن وہ اِس دعوت کا بیان کسی اور مقصد کے لئے نہیں بلکہ یہوداہ اسکریوتی کی شخصیت اور اُس کے کاموں پر روشنی ڈالنے کے لئے کرتی ہیں اِس لئے وہ اِس دعوت کی اہم وجہ اور اُس کے اصل وقت کے بارے میں زیادہ کچھ ترتیب کے ساتھ بیان نہیں کرتیں۔" (ڈوڈز)

2. (3 آیت) مریم یسوع کے پیروں پر عطر ڈالتی ہے۔

پھر مریم نے جٹاماسی کا آدھ سیر خالص اور بیش قیمت عطر لیکر یسوع کے پاؤں پر ڈالا اور اپنے بالوں سے اُسکے پاؤں پونچھے اور گھر عطر کی خوشبو سے مہک گیا۔

اَ. مریم نے جٹاماسی کا آدھ سیر خالص اور بیش قیمت عطر لیکر یسوع کے پاؤں پر ڈالا: اِس دعوت کے دوران مریم نے یسوع کو ایک بہت ہی قیمتی اور حیرت انگیز تحفہ دیا۔ کسی دعوت یا تقریب کے موقع پر اپنے مہمانوں کے پاؤں دھونا کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی لیکن ایسا اُس وقت کرنا جب سب کھانا کھا رہے ہوں اور وہ بھی کسی بہت ہی قیمتی عطر کے ساتھ، اور بعد میں اپنے بالوں سے پاؤں کو پونچھنا یقینی طور پر ایک بہت غیر معمولی بات تھی۔

- مریم کا یسوع کے لئے تحفہ بہت ہی اعلیٰ لیکن بہت ہی حلیم بھی تھا۔ عام طور پر جب کسی کے ہاں مہمان آتا تھا تو اُس کے پاؤں کو پانی کے ساتھ دھویا جاتا تھا اور اُس کے سر پر کوئی خاص تیل یا عطر ڈالا جاتا تھا۔ یہاں پر مریم نے اپنا بہت ہی قیمتی عطر استعمال کیا اور اُس سے یسوع کے پاؤں دھوئے۔ مریم نے اپنے قیمتی عطر کو یسوع کے سر کی بجائے اُس کے پاؤں کے لائق خیال کیا۔ "کسی کے پاؤں دھونا اُس دور میں کمتر ترین غلام کا کام ہوتا تھا۔ پس مریم کا یہ کام یسوع کے سامنے اُس کی بہت زیادہ حلیمی اور یسوع کے ساتھ بے لوث عقیدت کے بارے میں بیان کرتا ہے۔" (مورِث)
- مریم کا تحفہ ایک طرح سے انتہائی عقیدت کی علامت بھی تھا۔ اُس نے بہت سارا (آدھ سیر کے قریب) عطر استعمال کیا۔ مصالحہ جات، تیل اور عطر اُس دور میں بہت زیادہ قیمتی تھے، اُنہیں اکثر لوگ سرمایاکاری کے لئے استعمال کرتے تھے کیونکہ وہ تھوڑی مقدار میں ہوتے تھے، اُنہیں آسانی سے اپنے ساتھ کہیں بھی لے جایا جا سکتا تھا اور وہ با آسانی کسی بھی جگہ پر بک سکتے تھے۔ یہوداہ اسکریوتی کا خیال تھا کہ اُس عطر کو 300 دینار میں بیچا جا سکتا تھا (یوحنا 12 باب 5 آیت) یہ رقم کسی محنت کش کی ایک سال کی مزدوری کے برابر تھی۔
- مریم کا یہ تحفہ اپنی ذات سے بے نیازی کی حالت میں دیا گیا تھا۔ اُس نے یسوع کے پاؤں پر نہ صرف قیمتی ترین عطر لگایا بلکہ اپنے بالوں کے ساتھ اُس کے پاؤں پونچھے بھی۔ اِس کا مطلب ہے کہ اُس نے اپنے بال کھول کر سب کے سامنے زمین پر رکھ دیئے، ایک یہودی عورت کبھی ایسا نہیں کرتی تھی۔

i. جٹاماسی کا۔۔۔ عطر: "یوحنا اور مرقس دونوں ہی اِس عطر کو ایک خاص نام یا اُس کی خوبی pistikos کے ساتھ بیان کرتے ہیں (مرقس 14 باب 3 آیت)۔ یہ حیران کن بات ہے کہ کسی کو بھی اِس یونانی لفظ کے اصل مطلب کے بارے میں معلوم نہیں ہے۔ اِس لفظ کے معنی کے حوالے سے چار ممکنہ خیالات پیش کئے جا سکتے ہیں۔ یہ شاید اسمِ صفت pistos سے ماخوذ ہے جس

کے معنی ہیں وفادار یا قابلِ اعتماد، پس اِس سے خالص بھی مطلب لیا جا سکتا ہے۔ یہ pinein فعل سے بھی ماخوذ ہو سکتا ہے جس کے معنی ہیں پینا، اور اِس سے اِس کے معنی مائع کے لئے جا سکتے ہیں۔ یہ ایک تجارتی نام یا نشان بھی ہو سکتا ہے اور اِس کا سادہ انداز سے pistic nard کے طور پر ترجمہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ ایک ایسے لفظ سے بھی ماخوذ ہو سکتا ہے جس کے معنی پستہ ہوں اور ہو سکتا ہے کہ یہ پستے کے جوہر سے تیار کردہ کوئی عطر ہو۔ کسی بھی طرح کی تقریب میں یہ یقینی طور پر بہت ہی اچھا اور قیمتی تصور کیا جانے والا عطر تھا۔" بار کلے)

ii. "یہ بہت ہی قیمتی عطر تھا، لیکن ابھی جس کی ذات پر یہ خرچ ہو رہا تھا اُس کی ذات کے سامنے یہ بے قیمت تھا۔ یہ عطر کافی زیادہ تھا لیکن کسی بھی صورت میں اُس کی ذات کے لئے کافی نہیں تھا، یہ بہت ہی خوشگوار خوشبو والا تھا لیکن اُس کی ذات جتنا خوشگوار نہیں تھا۔" (سپرجن)

iii. " مریم کا یہ عمل سب کو حیران کر دینے والا تھا کیونکہ ایک یہودی عورت کبھی بھی سب کے سامنے اپنے بال نہیں کھولا کرتی تھی۔ ایسا کرنا اُس دور میں عام طور پر اچھے کردار کی علامت نہیں سمجھا جاتا تھا۔ لیکن مریم لوگوں کے تاثرات اور اُن کے خیالات کے بارے میں جاننے کے لئے بالکل بھی نہیں رکی۔ اُس کا دل ہمارے خُداوند کی شکر گزاری سے بھرا ہوا تھا اور اُس نے اپنے محبت بھرے جذبات کا اظہار ایک بہت ہی حلیم، اور بہت ہی خوبصورت انداز سے کیا۔" (مورث)

iv. اِس سب میں ہم مریم کو یسوع کی ذات کے ساتھ عقیدت کے لئے ایک نمونے کے طور پر دیکھ سکتے ہیں۔ "مریم کی ساری زندگی کی تین یادگار تصاویر ہمارے سامنے ہیں اور اُن میں سے ہر ایک تصویر کے اندر ہم مریم کو یسوع کے قدموں ہی میں دیکھتے ہیں۔" (ارڈمن)

- لوقا 10 باب 39 آیت: مریم یسوع کے قدموں میں بیٹھ کر اُس سے تعلیم حاصل کرتی ہے۔
- یوحنا 11 باب 32 آیت: مریم یسوع کے قدموں میں گر کر اپنے آپ کو پست کر دیتی ہے۔
- یوحنا 12 باب 3 آیت: مریم نے یسوع کے پیروں کو عطر کے ساتھ دھویا اور اُس کی عزت کی۔

v. "آپ کو اُس کے قدموں میں بیٹھنا پڑے گا ورنہ آپ اُس کے پیروں کو کبھی بھی مسح نہ کر پائیں گے۔ اُسے اپنی تعلیمات آپ پر انڈیلنی ہونگی ورنہ آپ کبھی بھی اُس کے قدموں پر قیمتی عطر نہیں انڈیلیں گے۔" (سپرجن)

ب. گھر عطر کی خوشبو سے مہک گیا: سونگنے کی حس ہمارے دماغ میں بہت لمبی لمبی یادگاریں قید کر دیتی ہے اور یوحنا کو یہ انجیل لکھتے ہوئے بھی یاد تھا کہ مریم کے اُس عطر کی وجہ سے کس طرح سارا گھر خوشبو سے مہک اُٹھا تھا۔

3. (4-6 آیات) یہوداہ مریم کے اِس عمل پر اعتراض کرتا ہے۔

مگر اُسکے شاگردوں میں سے ایک شخص یہوداہ اسکریوتی جو اُسے پکڑوانے کو تھا کہنے لگا۔ یہ عطر تین سو دینار میں بیچ کر غریبوں کو کیوں نہ دیا گیا؟ اُس نے یہ اسلئے نہ کہا کہ اُس کو غریبوں کی فکر تھی بلکہ اِسلئے کہ چور تھا اور چونکہ اُسکے پاس اُنکی تھیلی رہتی تھی اُس میں جو کچھ پڑتا وہ نکال لیتا تھا۔

اَ. **یہوداہ اسکریوتی جو اُسے پکڑوانے کو تھا:** اِس کے بہت تھوڑے عرصے بعد یہوداہ اپنے مالک کو دھوکہ دینے جا رہا تھا۔ اُس کی دھوکہ دہی کا موازنہ اگر مریم کے اِس عقیدتی عمل کے ساتھ کیا جائے تو وہ ہمیں بیحد تاریک معلوم ہوتا ہے۔ یہوداہ نے مریم کے اِس خاص تحفے پر اِس لئے بھی اعتراض کیا کیونکہ وہ اُس کے ساتھ اور اِس قدر اعلیٰ انداز سے یسوع کے لئے محبت اور عقیدت کے اِس اظہار کو دیکھ کر اپنی ہی ذات میں شرمندہ تھا۔

i. نئے عہد نامے میں یہ واحد مقام ہے جہاں پر ہم یہوداہ کو یسوع کو دھوکہ دینے کے علاوہ کچھ غلط و برُا کرتے ہوئے دیکھتے ہیں، اور یہ بھی جو اُس نے کیا تھا یہ کچھ ہی لوگوں کو معلوم ہوا اور اُس نے کھل کر یہ سب نہیں کہا تھا۔ یہوداہ اپنے ارد گرد کے سب لوگوں سے اپنے دل کے کالے پن کو چھپانے میں بہت اچھی طرح کامیاب رہا تھا لیکن یسوع سے وہ کبھی بھی کوئی چیز چھپا نہیں پایا تھا۔ ظاہری پن اکثر دھوکے کا باعث بنتا ہے۔ بہت سارے لوگوں کا ظاہری پن تو بہت زیادہ مذہبی ہوتا جس کے پیچھے اُن کے گناہ آلود راز چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔

ii. "وہ اپنے ہی نجات دہندہ کو بیچنے جا رہا تھا۔ اور وہ ہلاک ہونے والوں کے ہم پلہ تھا کیونکہ آسٹن نے کیا خوب کہا ہے کہ یہوداہ نے اپنی نجات کو بیچ دیا اور یسفیوں نے اپنی ہلاکت کو خرید لیا۔" (ٹراپ)

ب. **یہ عطر تین سو دینار میں بیچ کر غریبوں کو کیوں نہ دیا گیا؟** یہودی رہن سہن کے پس منظر میں مریم کی عقیدت کے اظہار کا طریقہ زیادہ قابلِ قبول نہیں تھا اور اُس کی وجہ سے یقینی طور پر ماحول اور منظر بدوضع ہو گیا ہو گا۔ اور پھر اچانک یہوداہ نے اپنے حساب کتاب کو پیش کرتے ہوئے اُس عجیب خاموشی کو توڑا ہو گا۔لیکن اُس کے تصورات کو اُس کام کے مقابلے میں جو خُدا کے نزدیک بہت اعلیٰ تھا کوئی پذیرائی نہ ملی۔ یہوداہ کا خیال تھا کہ جتنی محبت اور عقیدت کا اظہار مریم یسوع کے لئے کر رہی تھی وہ بہت زیادہ تھی۔

i. یہوداہ اپنے ذاتی فائدے کی بدولت اندھا ہو چکا تھا اور اِس وجہ سے وہ مریم کے کاموں پر تنقید کر رہا تھا۔ لیکن ایسا کرنے کی وجہ سے اُس نے ایک طرح سے اپنی ذات کو کھول کر سب کے سامنے پیش کر دیا جو خُداوند یسوع مسیح کی رُوح اور ذات کے بالکل مخالفت تھی

ii. اُس کی طرف سے کی جانے والی یہ بات عام اور چھوٹی سی چیز نہیں تھی بلکہ اُس کا رویہ چھوت کی بیماری کی طرح دوسروں پر بھی اثر انداز ہوا تھا۔ متی 26 باب 8 آیت بیان کرتی ہے کہ یہ اعتراض کرنے والا یہوداہ اکیلا نہیں تھا۔ دوسرے شاگردوں کے رویے سے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ گویا وہ یہوداہ کی بات سے متفق تھے۔ "اُنہوں نے اُس وقت جو کچھ دیکھا اُس کی وجہ سے سب حیران و پریشان اور خاموش ہو گئے ہونگے، اور اُس خاموشی کو ایک آواز نے توڑا ہو گا جو باقی سب کے جذبات اور خیالات کی عکاسی کرتی ہو گی۔" (بروس)

iii. اگر ہم یسوع کے لئے اپنی محبت کا اظہار کسی انتہائی انداز سے بھی کرتے ہیں تو وہ ہمیں اِس کے لئے تنقید کا نشانہ نہیں بناتا۔ یہوداہ کو ہم مریم پر تنقید کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ ہمارے لئے مریم کی طرح ہونا قدرے بہتر ہے (اُس نے انتہائی مختلف انداز سے یسوع کے لئے اپنی محبت کا اظہار کیا)، جبکہ ہمارے لئے یہوداہ کی طرح ہونا ٹھیک نہیں (اُس نے یسوع کے لئے دوسروں کی محبت کو تنقید کا نشانہ بنایا)۔

iv. کئی بار اِس طرح کی سوچ دولت اور ہر طرح کی فراوانی کو یسوع کی ذات کے ساتھ تعلق کے حوالے سے جواز کے طور پر پیش کیا جاتا ہے کہ یسوع کی ذات اتنی اعلیٰ اور بڑی ہے کہ اِن سب چیزوں سے اُس کی ذات پر کوئی فرق نہیں پڑتا اور اُسے اِس سب کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور اکثر اِس طرح سے بات کو توڑ مروڑ کر اُن لوگوں کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے جو اُس کی خدمت کرنے کے دعویدار ہوتے ہیں۔ مریم کی خدمت کے حوالے سے دیکھا جائے تو یہ خالصتاً یسوع کے لئے کی گئی خدمت تھی نہ کہ اُس کے کسی شاگرد کے لئے۔ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ

مریم نے وہ سارا عطر ایک ہی بار یسوع کے قدموں پر انڈیل دیا تھا۔ اُس نے اُسے تھوڑا تھوڑا کر کے یسوع کے پیروں پر کوئی فنکاری نہیں کی تھی جسے غریبوں کی بہبود یا خُداوند کی بادشاہی کی وسعت کے لئے بیچا جا سکتا تھا۔

ج. اُس نے یہ اسلئے نہ کہا کہ اُس کو غریبوں کی فکر تھی بلکہ اِسلئے کہ چور تھا اور چونکہ اُسکے پاس اُنکی تھیلی رہتی تھی اُس میں جو کچھ پڑتا وہ نکال لیتا تھا: ہم یہ فرض کرنے میں بالکل بجا ہیں کہ اُس وقت جب یہ واقعہ ہوا یوحنا یہ بات نہیں جانتا تھا کہ یہوداہ ایک چور تھا۔ یہ بات اُس وقت شاگردوں سے بھی چھپی ہوئی تھی۔ لیکن ہم یہ سوچنے میں بھی بالکل بجا ہیں کہ یسوع اِس بات کو جانتا تھا کہ یہوداہ چور ہے، اِس کے باوجود اُس نے اُسے اپنا خزانچی مقرر کیا ہوا تھا۔

i. لوقا 8 باب 2-3 آیات بیان کرتی ہیں کہ کچھ خُدا ترس خواتین نے یسوع اور اُس کے شاگردوں کے لئے مالی مدد فراہم کی۔ وہ ساری رقم یہوداہ کے پاس جاتی تھی اور وہی اُس کو خرچ کرتا یا اُس کا حساب کتاب رکھتا تھا۔

ii. "جب کوئی شخص ذاتی لالچ میں اِس قدر آگے نکل جاتا ہے کہ وہ روزمرہ زندگی کی ایمانداری کو بہت پیچھے چھوڑ دے تو اِس میں کوئی شک نہیں کہ وہ کسی بھی شخص کی طرف سے یسوع کے لئے محبت اور عقیدت کو بیوقوفی سمجھے گا۔" (میکلیرن)

iii. "یہاں پر استعمال ہونے والے یونانی لفظ (bastazo) کے معنی ہیں رکھنا یا نکال لینا ہیں۔ یہوداہ یہ دونوں کام کرتا تھا۔" (ٹاسکر) "یونانی لفظ ἐβάσταζεν کا مطلب نکال لینا یا اُس سے فائدہ اُٹھالینا دونوں ہی لیا جا سکتا ہے۔" (ڈوڈز)

iv. "یہاں پر لے لینے یا نکال لینے کے لئے جو فعل استعمال ہوا ہے وہ فعل حال مطلق میں ہے۔ اور یہ ظاہر کرتا ہے یہوداہ کو پیسے نکال لینے کی عادت تھی اور وہ عادتاً ایسا اکثر کرتا رہتا تھا۔" (ٹرینچ)

v. یہ یہوداہ کی ناشکری، عدم اطمینانی اور لالچ ہی تھا جس کی وجہ سے ابلیس نے اُس کی زندگی میں اپنا قدم جمایا۔ "اپنی زندگی میں کسی بات سے غیر مطمئن ہونے کے حوالے سے ہمیشہ ہی خبردار رہیئے۔ ابلیس کی زندگی میں بھی یہی گناہ تھا جس کی وجہ سے وہ آسمان پر سے گرا دیا گیا۔ اور اِسی کی مدد سے یہ غیر مطمئن روح عدم اطمینانی کے پانیوں میں شکار کرتی پھر رہی ہے۔" (ٹراپ)

vi. کچھ دیگر بیانات کی روشنی میں اگلے دن یہوداہ مذہبی رہنماؤں کے پاس گیا اور اُس نے یسوع کو دھوکہ دینے کا سودا چاندی کے تیس سکوں کے عوض طے کیا (متی 26 باب 14-16 آیات، مرقس 14 باب 10-11 آیات)۔ "یہاں پر یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ یہوداہ کو یہ عطر اپنے ذاتی فائدے کے لئے بہت بڑی چیز نظر آ رہا تھا لیکن جب اُس نے دیکھا کہ اُس کو اِس سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا اُس نے جلدی جلدی خود کو فائدہ پہنچانے کے دوسرے موقع کا بندوبست کر لیا۔" (مورث)

4. (7-8 آیات) یسوع مریم کے عمل کا دفاع کرتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ اُس نے حقیقت میں کیا کیا ہے۔

پس یسوع نے کہا کہ اُسے یہ عطر میرے دفن کے دن کے لئے رکھنے دے۔ کیونکہ غریب غرباء تو ہمیشہ تمہارے پاس ہیں لیکن مَیں ہمیشہ تمہارے پاس نہ رہونگا۔

اَ. اگر ہم یسوع کے لئے اپنی محبت کا اظہار کسی انتہائی انداز سے بھی کرتے ہیں تو وہ ہمیں اِس کے لئے تنقید کا نشانہ نہیں بناتا۔ یہوداہ کو ہم مریم پر تنقید کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ ہمارے لئے مریم کی طرح ہونا قدرے بہتر ہے (اُس نے انتہائی مختلف انداز سے یسوع کے لئے اپنی محبت کا اظہار کیا)، جبکہ ہمارے لئے یہوداہ کی طرح ہونا ٹھیک نہیں (اُس نے یسوع کے لئے دوسروں کی محبت کو تنقید کا نشانہ بنایا)۔

ب. اُسے یہ عطر میرے دفن کے دن کے لئے رکھنے دے: اِسی طرح سے کسی وفات پاجانے والے شخص کی تدفین کے موقع پر اُس کے کفن دفن پر ہونے والے اخراجات پر تنقید کرنا بھی مناسب نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اِس لحاظ سے جب مریم یسوع کے ساتھ اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کر رہی تھی تو یہوداہ یا کسی بھی دوسرے شاگرد کے لئے اُس پر تنقید کرنا بالکل درست بات نہیں تھی۔

i. " کسی جنازے پر غیر معمولی اخراجات کرنا اُس دور میں نامناسب نہیں خیال کیا جاتا تھا۔ پس اُس عطر یا مصالحہ جات کو جو ایک مُردے کے بدن پر لگائے جاتے ہیں اگر اُس شخص کے پیروں پر انڈیل دیا گیا جو ابھی زندہ ہے اور اُس عمل سے خوش ہو سکتا اور اُسکی تعریف کر سکتا ہے تو اِس میں بُرا ہی کیا ہے۔" (بروس)

ii. لوقا 14 باب 9 آیت میں مرقوم ہے کہ مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تمام دُنیا میں جہاں کہیں انجیل کی منادی کی جائے گی یہ بھی جو اِس نے کیا اِس کی یادگاری میں بیان کیا جائے گا۔ "پس انجیل نویس لوقا جس نے اِس وعدے کو بیان کیا اُس نے اُس عورت کا نام بیان نہیں کیا اور یوحنا جس نے عورت کا نام بیان کیا ہے اُس نے اُس وعدے کو بیان نہیں کیا۔ اِس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ہمارے ناموں کا ذکر کیا جاتا ہے یا نہیں، کیونکہ یسوع نے ہمارے ناموں کو اپنے دل پر لکھا ہوا ہے۔" (میکلیرن)

iii. جب یوحنا اُس خوشبو سے گھر کے بھر جانے کی بات کرتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ اُس نے ایک طرح سے وہی بات کرنے کی کوشش کی ہو جو مرقس نے 14 باب 9 آیت میں کی ہے۔ "ربیوں کی ایک کہاوت ہے کہ اچھے عطر کی خوشبو آرام گاہ سے کھانے کے کمرے تک پھیل سکتی ہے لیکن نیک نامی دُنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک پھیل سکتی ہے۔" (مورِث)

5. (9-11 آیات) یسوع اور لعزر دونوں کو قتل کرنے کا منصوبہ

پس یہودیوں میں سے عوام یہ معلوم کر کے کہ وہ وہاں ہے نہ صرف یسوع کے سبب سے آئے بلکہ اِسلئے بھی کہ لعزر کو دیکھیں جسے اُس نے مُردوں میں جلایا تھا۔ لیکن سردار کاہنوں نے مشورہ کیا کہ لعزر کو بھی مار ڈالیں کیونکہ اُسکے باعث بہت یہودی چلے گئے اور یسوع پر ایمان لائے۔

اَ. لیکن سردار کاہنوں نے مشورہ کیا کہ لعزر کو بھی مار ڈالیں: زیادہ تر سردار کاہن صدوقی تھے جو جی اُٹھنے پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ لعزر مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی زندہ مثال تھا اور اُس کو اِس طرح سے اپنے ارد گرد گھومتے پھرتے دیکھنا اُن کے تصورات پر ایک کاری ضرب لگنے جیسا تھا۔ اُن کے لئے اِس طرح کی پریشان کن صورتحال پر قابو پانے کا واحد حل یہ تھا کہ لعزر کو بھی مار دیا جائے۔

i. " یہ کس قدر بڑی بیوقوفی کی بات تھی وہ خُدا کے خلاف ہتھیار اُٹھانا چاہتے تھے۔ وہ ایک ایسے شخص کو قتل کرنے کی بات کر رہے تھے جسے خُدا نے خود زندہ کیا تھا۔" (ٹراپ) "اِس شیطانی تجویز میں بے ایمانی کا مظاہرہ اپنے عروج پر نظر آتا ہے۔" (ڈوڈز)

ii. "جب لوگ یسوع سے نفرت کرتے ہیں تو پھر وہ اُن سب سے بھی نفرت کرتے ہیں جن کو یسوع برکت دیتا ہے اور پھر اُن کی گواہی کو ختم کرنے یا اُنہیں خاموش کروانے کے لئے وہ کسی بھی حد تک جانے سے گریز نہیں کرتے۔" (سپرجن)

iii. "وہ لوگ کس قدر اندھے ہو چکے تھے کہ اُن کی سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی تھی کہ وہ جس نے چار دن کے مُردے کو زندہ کیا ہے اگر اُس زندہ کئے جانے والے شخص کو ہزار دفعہ بھی قتل کر دیں تو کیا وہ اُسے پھر سے زندہ نہیں کر پائے گا؟" (ڈوڈز)

ب. کیونکہ اُسکے باعث بہت یہودی چلے گئے اور یسوع پر ایمان لائے: اِس بات نے یہودی سرداروں کے لئے صورتحال کو اور زیادہ گھمبیر بنا دیا تھا۔ لعزر کو زندہ کرنے کا معجزہ جو یسوع نے دکھایا تھا اُس کی وجہ سے بہت سارے لوگ یسوع کی طرف کھنچے چلے جا رہے تھے۔ اِس لئے اُن مذہبی رہنماؤں کے خیال میں لعزر کا خاتمہ بھی انتہائی ضروری تھا۔

i. کیونکہ اُسکے باعث بہت یہودی چلے گئے: "یہاں پر جو تاثر دیا جا رہا ہے وہ سامی زبان میں یہ ہو سکتا ہے کہ لوگوں کا ایمان دن بدن یسوع میں بڑھتا چلا جا رہا تھا۔" (بروس)

ب: یروشلیم میں شاہانہ داخلہ

1. (12-16 آیات) ہجوم یسوع کا ایک بادشاہ کے طور پر استقبال کرتا ہے۔

دُوسرے دن بہت سے لوگوں نے جو عید میں آئے تھے یہ سنکر کہ یسوع یروشلیم میں آتا ہے۔ کھجور کی ڈالیاں لیں اور اُسکے اِستقبال کو نکل کر پکارنے لگے کہ ہوشعنا! مبارک ہے وہ جو خُداوند کے نام پر آتا ہے اور اسرائیل کا بادشاہ ہے۔ جب یسوع کو گدھے کا بچہ ملا تو اُس پر سوار ہوا جیسا کہ لکھا ہے کہ۔ اَے صیون کی بیٹی مت ڈر۔ دیکھ تیرا بادشاہ گدھے کے بچہ پر سوار ہوا آتا ہے۔ اُسکے شاگرد پہلے تو یہ باتیں نہ سمجھے لیکن جب یسوع اپنے جلال کو پہنچا تو اُنکو یاد آیا کہ یہ باتیں اُسکے حق میں لکھی ہوئی تھیں، لوگوں نے اُسکے ساتھ یہ سلوک کیا تھا۔

اَ. دُوسرے دن بہت سے لوگوں نے جو عید میں آئے تھے: یہ ایک بہت بڑا ہجوم تھا جو یہودیوں کی سب سے بڑی عید یعنی فسح کو منانے کے لئے آیا تھا۔ اُس ہجوم کے لوگوں میں سے بہت سارے گلیل سے بھی آئے تھے۔ جب وہ فسح کے لئے آتے تھے تو وہ اپنے ساتھ برّے بھی لے کر آتے تھے۔ یہودیوں کی شریعت کا یہ تقاضا تھا کہ فسح کا برّہ قربان ہونے سے پہلے کم از کم تین دن تک خاندان کے ساتھ رکھا جائے (خروج 12 باب 3-6 آیات)۔ جب یسوع یروشلیم میں داخل ہوا تو بہت سارے لوگوں کے ساتھ ساتھ بہت سارے برّے بھی اُس کے ارد گرد پھیلے ہوئے ہونگے۔

i. "یہودی مؤرخ جوسیفس لکھتا ہے کہ ایک سال یہ طے کیا گیا کہ فسح کی عید پر قربان ہونے والے برّوں کی گنتی کی جائے گی اور جب گنتی کی گئی تو وہ دو لاکھ چھپن ہزار پانچ سو ہوئے۔ دوسرے الفاظ میں انسانوں کے ساتھ ساتھ اِس تعداد میں برّوں کو بھی یروشلیم شہر کے اندر لایا جاتا تھا۔ پس نتیجتاً یسوع جس بھی وقت یروشلیم میں داخل ہوا، وہ یقینی طور پر برّوں سے گِھرا ہوا تھا جن میں سے وہ خود سب سے عظیم برّہ تھا۔" (بوئیس)

ب. کھجور کی ڈالیاں لیں: پس اُس ہجوم کے بہت سارے لوگ کچھ اِس انداز سے جمع ہو گئے جیسے حب الوطنی کے تحت وہ کوئی پریڈ کرنے والے ہوں۔ کھجور کی ڈالیاں مکابیین کے دور کے وقت سے یہودیوں کے نزدیک قوم پرستی کی علامت تھیں۔ اُس وقت وہ ہجوم یسوع کو ایک سیاسی اور قومی نجات دہندہ کے طور پر تو دیکھ رہا تھا لیکن کسی طور پر بھی رُوحانی نجات دہندہ کے طور پر نہیں دیکھ رہا تھا۔

i. "وہ یسوع کی بادشاہت اور اُسکی بادشاہی کے انداز سے بالکل بے خبر تھے، اُنہوں نے یسوع کو دُنیاوی بادشاہ کے طور پر خوش آمدید کہا۔ یہاں پر یوں محسوس ہو رہا ہے کہ وہ اُس وقت یسوع کو ایک طاقتور قوم پرست قائد کے طور پر دیکھ رہے تھے جو اُن کی غیر اقوام کے تسلط سے آزاد قوم بننے میں مدد کر سکتا تھا۔" (ٹاسکر)

ii. "مکابیین کے دور سے کھجور یا کھجور کی ڈالیاں یہودیوں کے نزدیک قومی علامت سمجھی جانے لگی تھیں۔ عیدِ تجدید کے جلوس میں جو ہیکل کے پاک کئے جانے اور 164 قبل از مسیح میں اُسکی تقدیس کئے جانے کی یادگاری کے طور پر منائی جاتی تھی، کھجور کی ڈالیوں کو استعمال کیا جاتا تھا(2 مکابیین 10 باب 7 آیت)۔ اِس کے بعد شمعون نامی ایک شخص کی رہنمائی میں جب یہودیوں نے 141 قبل از مسیح میں مکمل آزادی حاصل کر لی تب بھی اِن کا استعمال کیا گیا(1 مکابیین 13 باب 51 آیت)۔ بعد میں یہودیہ کی طرف سے روم کے خلاف دو بغاوتوں کے دور میں (66-70 بعد از مسیح اور 132-135) کھجوریں قومی علامت کے طور پر سکوں پر بھی بنائی جانے لگیں۔(بروس)

ج. **ہوشعنا!مبارک ہے وہ جو خُداوند کے نام پر آتا ہے:** اِس بڑے اور پُر جوش ہجوم نے زبور 118 کی 25-26 آیات کے ساتھ یسوع کو خوش آمدید کہا۔ ہوشعنا کے نعرے کا مطلب ہے "ابھی بچاؤ یا ابھی نجات دو۔" پس اُس دن لوگوں نے یسوع کو ایک فتح مند مسیحا کے طور پر قبول کیا اور اُسے خوش آمدید کہا۔

د. **جب یسوع کو گدھے کا بچہ ملا تو اُس پر سوار ہوا:** یسوع نے ایسا دو وجوہات کی بنیاد پر کیا، ایک تو اُس نے جان بوجھ کر کلام کی ایک نبوت کو پورا کیا(زکریاہ 9 باب 9 آیت) اور دوسرا اُس نے اِس سے اِس بات کا بھی اظہار کیا کہ اُس کی بادشاہی کس طرح کی ہوگی۔ وہ لوگوں کو پیغام دے رہا تھا کہ اُس کی بادشاہی کسی جنگجو بادشاہ کی بادشاہی جیسی نہیں ہوگی بلکہ ایک رُوحانی بادشاہی ہوگی۔ وہ جنگیں نہیں کرے گا بلکہ امن کو قائم کرے گا۔

i. "جنگجو لوگ اپنی سواری کے لئے گدھوں کو استعمال نہیں کیا کرتے تھے۔ یہ امن پسند شخص کی سواری تصور کیا جاتا تھا اور اِس پر عام طور پر کاہن، سوداگر اور اِس طرح کے دیگر لوگ بھی سفر کیا کرتے تھے۔ اہم رتبے والے لوگ بھی گدھوں پر سواری کیا کرتے تھے لیکن اُس کا مقصد امن پسندی اور امن قائم کرنے کے اقدامات ہوتا تھا۔ ایک جنگجو فاتح جب شہر میں داخل ہوتا تو وہ کسی بہت اچھے گھوڑے پر سوار ہوا کرتا تھا، یا پھر وہ اپنے سارے لشکر کے آگے آگے پیدل چل کر شہر میں سے گزرتا تھا۔ گدھا یہاں پر امن کی علامت ہے۔" (مورث)

ii. "وہ دُنیا کو فتح کرنے والے ایک جنگجو کے طور پر نہیں آیا تھا بلکہ امن کے پیامبر کے طور پر آیا تھا۔ وہ کسی شاہی گھوڑے پر سوار نہیں ہوا بلکہ ایک گدھے پر سوار ہوا تھا بالکل اُسی طرح جیسے ایک عام آدمی اپنے روزمرّہ کے کام کے لئے جاتا ہے۔" (ٹینی)

ہ. **اسرائیل کا بادشاہ ہے:** اِس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اُس وقت وہ سارا ہجوم چلا چلا کر یہ کہہ رہا تھا کہ "ابھی بچاؤ یا ابھی نجات دو" اور وہ یسوع کو ایک سیاسی اور جنگجو بادشاہ کے طور پر دیکھ رہے تھے اور سوچ رہے تھے کہ وہ اُنہیں رومیوں کی غلامی سے آزاد کرے گا۔ لیکن رومی یہ سوچ رہے ہونگے کہ اُنہیں ایسے نام نہاد بادشاہ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں جس کی کوئی فوج ہی نہیں ہے اور جو بادشاہوں کی طرح کسی طرح کی طاقت کا مظاہرہ نہیں کر رہا۔

i. "صیحون کی بیٹی اصل میں یروشلیم شہر کے لئے استعمال ہونے والی اصطلاح ہے، ہم اِس کا استعمال پرانے عہد نامے میں بالخصوص آخر میں آنے والے نبیوں کی تحریروں میں زیادہ دیکھتے ہیں۔" (ٹینی)

2. (17-19 آیات) یسوع کے پیچھے آنے والا ہجوم مذہبی رہنماؤں کو دہشت زدہ کر دیتا ہے۔

اُن لوگوں نے گواہی دی جو اُس وقت اُسکے ساتھ تھے جب اُس نے لعزر کو قبر سے باہر بلایا اور مُردوں میں سے جلایا تھا اِسی سبب سے لوگ اُسکے اِستقبال کو نکلے کہ اُنہوں نے سنا تھا کہ اُس نے معجزہ دِکھایا ہے۔ پس فریسیوں نے آپس میں کہا سوچو تو! تم سے کچھ نہیں بن پڑتا۔ دیکھو جہاں اُسکا پیرو ہو چلا۔

اَ. **اِسی سبب سے لوگ اُسکے اِستقبال کو نکلے کہ اُنہوں نے سنا تھا کہ اُس نے معجزہ دِکھایا ہے:** وہ سارا ہجوم یسوع کی بڑھائی کر رہا تھا کیونکہ اُنہوں نے دیکھا تھا کہ یسوع نے لعزر کو مُردوں میں سے زندہ کیا تھا اور اِس سے یہ بات ثابت ہوتی تھی کہ وہی اُن کا فاتح مسیحا ہو سکتا تھا جس کے وہ مدتوں سے منتظر تھے۔

i. "وہ جو مُردوں کو پکار کر موت سے زندگی میں لانے کی قدرت رکھتا ہے اُس کے پاس یہ قدرت بھی ہوگی کہ مقدس شہر کو قیصر کی غلامی کے جوئے سے آزاد کروا سکے۔" (بروس)

ب. **دیکھو جہاں اُسکا پیرو ہو چلا:** یسوع کی شہرت اُس کے دشمنوں کے غصے میں اضافہ کر رہی تھی۔ یسوع کو اِس قدر مقبول ہوتا ہوا دیکھ کر اُنہیں ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے کہ وہ کچھ بھی نہیں کر رہے تھے۔ جب ہم یسوع کے دشمنوں کو ایسے پریشان ہوتا ہوا دیکھتے ہیں تو ہمیں خوشی محسوس ہوتی ہے۔

i. "فریسی جب یہ کہہ رہے تھے کہ جہان اُس کا پیرو ہو چلا ہے تو غالباً بات کو بڑھا چڑھا کر پیش کر رہے تھے (یوحنا 12 باب 19 آیت)، اُن کے الفاظ بھی کائفاہی کی طرح تھے جس نے لاشعوری میں یسوع کے بارے میں نبوت کی تھی (یوحنا 11 باب 50 آیت)۔" (ٹاسکر)

ii. "وہ اِس وجہ سے پریشان تھے کہ یہودیہ کے کچھ لوگ یسوع سے متاثر ہو رہے تھے، لیکن اُن کے یہ الفاظ یوحنا کے دل کی آواز کا اظہار کر رہے تھے کہ وہ پوری دُنیا کو فتح کر رہا تھا۔" (مورث)

ج: وہ گھڑی آ پہنچی ہے۔

1. (20-23 آیات) یونانی یسوع سے ملنے کے لئے آتے ہیں۔

جو لوگ عید میں پرستش کرنے آئے تھے اُن میں بعض یونانی تھے۔ پس اُنہوں نے فلپس کے پاس جو بیت صیدا گلیل کا تھا آکر اُس سے درخواست کی کہ جناب ہم یسوع کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ فلپس نے آکر اندریاس سے کہا پھر اندریاس اور فلپس نے آکر یسوع کو خبر دی۔ یسوع نے جواب میں اُن سے کہا وہ وقت آگیا کہ ابن آدم جلال پائے۔

اَ. **جو لوگ عید میں پرستش کرنے آئے تھے اُن میں بعض یونانی تھے:** ہمیں اِن بعض یونانیوں کے پس منظر کے بارے میں کچھ بھی بتایا نہیں گیا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ وہ یونانی ہوں جنہوں نے یہودیت کو قبول کر لیا تھا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ خُدا سے ڈرنے والے ایسے یونانی ہوں جو یہودیت کی بہت زیادہ عزت کرتے تھے لیکن ختنے کی وجہ سے اُنہوں نے یہودیت کو قبول نہیں کیا تھا۔ یا پھر ہو سکتا ہے کہ وہ یونانی مسافر ہوں جو اکثر اپنے تجسس کی وجہ سے چیزوں اور لوگوں کے بارے میں جاننے کی کوشش میں لگے رہتے تھے۔

i. "ہم نے اُس کے بارے میں بہت کچھ سنا ہے اور اب ہم اُس شخص کو دیکھنا چاہتے ہیں جس کے بارے میں ہمیں اکثر عجیب و غریب باتیں سننے کو ملتی ہیں۔ رُوح کی حتمی نجات کی خواہش اکثر خُدا کی طرف سے دل میں تجسس کی بنیاد پر جنم لیتی ہے۔ بہت سارے لوگوں میں اکثر یہی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اُن لوگوں کو دیکھیں جو یسوع کے بارے میں اور اُس کے معجزات اور رحم کے بارے میں بات چیت کرتے ہیں، اور اِن سب چیزوں کے بارے میں سننے کی بدولت وہ آئندہ دُنیا یا زندگی کی قدرت کا تجربہ کرتے ہیں اور انجیل کی سچائیوں کی بدولت اُن کی زندگی تبدیل ہوتی ہے اور وہ سچے ایماندار بن جاتے ہیں۔" (کلارک)

ii. "اِس موقع پر یونانیوں میں یسوع کو جاننے کا تجسس اِس لئے پیدا ہوا ہوگا کیونکہ ہر کوئی یسوع کے بارے میں بات کر رہا تھا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اُن کے اِس تجسس کی وجہ کوئی اور خاص بات ہو۔ آیت نمبر 19 اور 20 کے درمیان ایک یا دو دن گزر چکے ہیں اور جب یہ باتیں ہو رہی ہیں تو یسوع یروشلیم کے داخلی راستے پر نہیں کھڑا تھا بلکہ وہ ہیکل میں لوگوں کو تعلیم دے رہا تھا۔ اور مرقس 11 باب 15-17 آیات کے مطابق اِسی دوران اُس نے سوداگروں اور لین دین کرنے والوں کو ہیکل میں سے باہر نکال بھگایا تھا تاکہ وہ جگہ جس الٰہی مقصد کے لئے تیار کی گئی تھی

اُس کے لئے ہی استعمال ہو۔ جیسے کہ لکھا ہے کہ میرا گھر سب لوگوں کی عبادت گاہ کہلائے گا(یسعیاہ 56 باب 7 آیت)۔ ہو سکتا ہے یونانی یسوع کا یہ عمل دیکھ کر حیران ہوئے ہوں کیونکہ اُس کا عمل غیر اقوام کے حق میں جاتا تھا۔ کیونکہ جب غیر اقوام کے لوگ ہیکل میں پرستش کے لئے آتے تھے تو اُن کے لئے ایک مخصوص جگہ مقرر تھی جہاں پر سوداگروں نے اپنا کاروبار شروع کر رکھا تھا اور یسوع نے اُن سب کو وہاں سے نکال کر غیر اقوام کے لیے مخصوص مقام کو خالی کروایا تھا۔ " (بروس)

ب. **جناب ہم یسوع کو دیکھنا چاہتے ہیں:** اِن یونانیوں نے لازمی طور پر یسوع کے بارے میں سن رکھا تھا یسوع اپنی تعلیمات کی وجہ سے بھی مشہور تھا اور اپنے معجزات کی وجہ سے بھی۔ پس وہ جو کچھ یسوع کے بارے میں جانتے تھے اُس کی وجہ سے اُن میں تجسس پیدا ہوا کہ وہ اُس کے بارے میں مزید جانیں۔ پس وہ فلپس کے پاس آئے (فلپس وہ شاگرد تھا جس کا نام یونانی تھا) اور اُنہوں نے اُس سے یسوع سے ملنے کے حوالے سے پوچھا۔

i. "یہ یونانی لوگ مغرب سے یسوع کے پاس اُس وقت آئے جب اُس کی زندگی کا اختتام ہو رہا تھا بالکل اُسی طرح جیسے یسوع کی پیدائش کے موقع پر مشرق سے مجوسی یسوع کو دیکھنے کے لئے آئے تھے:۔۔۔ مجوسی یسوع بچے کے پنگھوڑے کے پاس آئے تھے جبکہ یونانی یسوع کی صلیب کے پاس آئے۔" (ایلفرڈ نے سٹئیر کا حوالہ دیا)

ج. **وہ وقت آ گیا:** اِس سے پہلے دو دفعہ یسوع یہ کہہ چکا ہے کہ ابھی وقت نہیں آیا(یوحنا 2 باب 4 اور 7 باب 6 آیت)۔ یونانیوں کے یسوع کی کھوج کرنے کو یسوع نے ایک نشان کے طور پر لیا اور کہا کہ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ ابنِ آدم جلال پائے۔

i. "یوحنا کی انجیل میں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یسوع اِس دُنیا کا نجات دہندہ ہے اور اِس کے ثبوت کے طور پر یوحنا یہ چاہتا ہے کہ ہم اِس واقعے کی روشنی میں یہ جانیں کہ یونانی یسوع کی زمینی خدمت کے عروج پر اُس کی طرف آئے۔۔۔ یسوع اِس بات کو ایک ثبوت کے طور پر دیکھتا ہے کہ اُس کی خدمت اپنے عروج کو پہنچ چکی ہے اور اب اُسے پوری دُنیا کے لوگوں بشمول یونانیوں کے جان دینی ہے۔" (مورث)

ii. گزشتہ ابواب میں ہم نے دیکھا کہ جب اُس کا ابھی وقت نہیں آیا تھا اُس وقت یسوع ہر طرح کے تشدد اور ایذا رسانی سے بچا رہا (یوحنا 7 باب 30 آیت اور 8 باب 20 آیت)۔ اب چونکہ وقت آ گیا تھا، اب یسوع کو حتمی طور پر اپنی جان کی قربانی دینی تھی۔

iii. یسوع نے اپنی زمینی خدمت کے دوران اِن یونانی متجسس لوگوں کو کوئی جواب نہ دیا تھا، لیکن اپنی صلیب کے دوسری طرف وہ اُن کو جواب دینے جا رہا تھا۔ اگر نسلِ انسانی خدا کے بیٹے کے وسیلے سے نئی زندگی کا تجربہ حاصل کرنا چاہتی تھی تو اُس سے پہلے یسوع کو مرنے (جلال پانے) کی ضرورت تھی۔

د. **وہ وقت آ گیا کہ ابنِ آدم جلال پائے:** یہاں یسوع کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ انسانوں کی نظروں میں جلال پائے گا۔ ایسا صرف اُسی وقت ہوا جب یسوع فاتحانہ انداز میں یروشلیم میں داخل ہوا تھا۔ یہاں یسوع جس جلال کی بات کر رہا ہے وہ اُسے صلیب پر جان دینے کے وسیلے ملنے والا تھا۔ وہ چیز جسے یہ دُنیا نفرت انگیز سمجھتی تھی یسوع اُسے اپنے جلال سے مشابہت دیتا ہے۔

i. "یہاں پر استعمال ہونے والا فعل زمانہ مکمل کا ہے۔ یہ وقت ابھی پورا ہو چکا ہے اور اب اِسے پیچھے نہیں کیا جا سکتا۔" (مورث)

2. (24-26 آیات) یسوع بیان کرتا ہے کہ وہ کیوں موت کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہے۔

مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک گیہوں کا دانہ زمین میں گر کر مر نہیں جاتا اکیلا ہی رہتا ہے لیکن جب مر جاتا ہے تو بہت سا پھل لاتا ہے۔ جو اپنی جان کو عزیز رکھتا ہے وہ اُسے کھو دیتا ہے اور جو دُنیا میں اپنی جان سے عداوت رکھتا ہے وہ اُسے ہمیشہ کی زندگی کے لئے محفوظ رکھیگا۔ اگر کوئی شخص میری خدمت کرے تو میرے پیچھے ہو لے اور جہاں مَیں ہوں وہاں میرا خادم بھی ہو گا۔ اگر کوئی میری خدمت کرے تو باپ اُسکی عزت کریگا۔

اَ. جب تک گیہوں کا دانہ زمین میں گر کر مر نہیں جاتا: جس طرح ایک بیج اُس وقت تک درخت نہیں بن سکتا جب تک وہ مر نہ جائے، دفن نہ ہو جائے، اِسی طرح یسوع کی موت اور اُس کا دفن ہونا بھی جلال پانے کے لئے ضروری تھا۔ جی اُٹھنے کی قدرت اور پھل لانے سے پہلے مرنا ضروری ہے۔

i. "جو اصول آیت 24 میں بیان کیا گیا ہے اُس کا اطلاق بہت وسیع ہے۔ اور جب ہم اِس کو مخصوص تناظر میں دیکھتے ہیں تو اگر یہ بات یسوع کے حوالے سے سچ ہے تو لازمی طور پر اُس کے شاگردوں کے حوالے سے بھی سچ ہو گی۔" (بروس)

ب. جو اپنی جان کو عزیز رکھتا ہے وہ اُسے کھو دیتا ہے اور جو دُنیا میں اپنی جان سے عداوت رکھتا ہے وہ اُسے ہمیشہ کی زندگی کے لئے محفوظ رکھیگا: ہمیں اپنی جان سے عداوت رکھنے کا حکم دیا گیا ہے لیکن اِس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم اِسے ناچیز اور حقیر جانیں، بلکہ اِس طرح سے کہ ہم اِسے خُدا کی امانت جانیں اور اُس کی خاطر اِسے قربان کرنے کے لئے تیار رہیں۔ ہماری زندگیاں اور ہماری جان ہمارے لئے بہت قیمتی ہے، اور یہ قیمتی اِس لئے بھی ہے کہ ہم یہ یسوع کو تحفے کے طور پر دے سکتے ہیں۔

i. سچ جو دُنیا میں اپنی جان سے عداوت رکھتا ہے: جب یسوع اپنی جان سے عداوت کی بات کرتا ہے تو وہ اِس بات کو اِس دُنیا کے ساتھ منسوب کرتا ہے۔ ہمیں اِس دُنیا میں اپنی جان سے عداوت رکھنے کی ضرورت ہے یہ جانتے ہوئے کہ ہم یہاں پر چند روزہ مسافر ہیں اور یہاں سے کوچ کر کے ہم اپنے اصل گھر میں چلے جائیں گے جو آسمان پر ہے (عبرانیوں 11 باب 13-16 آیات)

ii. "وہ شخص جس کی ترجیحات درست ہوں اُسے خُدا اور اُس سے متعلق ہر ایک چیز کیساتھ ایسی محبت ہوتی ہے کہ اُس محبت کے مقابلے میں زندگی کی تمام دیگر چیزوں اور فائدوں سے اُسے عداوت ہوتی ہے۔" (مورث)

ج. اگر کوئی شخص میری خدمت کرے تو میرے پیچھے ہو لے: مسیحی ہونے کا مطلب ہے یسوع کی خدمت کرنا اور اُس کے پیچھے چلنا۔ اِس کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ اپنی نوکری کرنا چھوڑ دیں، اپنے خاندان کی خبر گیری کرنا چھوڑ دیں یا اپنی تعلیم کو خیر باد کہہ دیں۔ بلکہ اِس کا مطلب یہ ہے کہ آپ یہ سب اور دیگر ہر ایک ایسا کام اِس طرح سے کریں جیسے یسوع کی خدمت کر رہے ہوں اور جیسے یسوع کی پیروی کر رہے ہوں۔

i. "آپ سب جن کا نجات دہندہ یسوع ہے، آپ سب کو ہر وقت تیار رہنا چاہیے کہ اُس کی خدمت کریں۔ ہم خدمت کرنے کے وسیلے سے نجات نہیں پاتے لیکن ہم خدمت کرنے کے لئے نجات پاتے ہیں۔" (سپرجن)

ii. میری خدمت کرے: "Diakonos کے معنی ایک ایسے خادم کے ہیں جو مالک کی میز کے پاس یا کسی بھی اور جگہ پر خدمت کے لئے تیار کھڑا ہو۔ Doulos وہ خادم ہوتا ہے جو کچھ فاصلے پر رہتا ہے اور خدمت کرتا ہے۔ بہر حال اِس آیت میں جو خدمت بیان کی گئی ہے اُس کا تعلق Diakonos سے ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ Diakonos کی خدمت اور اُس کا منصب بہت ہی کمتر اور دردناک حد تک مشکل ہے، لیکن خُدا کے نزدیک ایسے خدمتگار کا بہت اعلیٰ مرتبہ ہے اور خُدا اُسے زندگی کا تاج پہناتا ہے۔" (ڈوڈز)

iii. کیا شاگردوں کے لئے یہ سوچنا آسان ہو گا کہ یسوع صلیب پر جان دینے جا رہا ہے۔ خُدا کا شکر ہے کہ ہمیں ایسا نہیں کرنا پڑ رہا۔ یسوع صلیب کی طرف جا رہا ہے اور وہ ہمیں کہتا ہے کہ میرے پیچھے ہو لو۔

iv. "ایک ایسے آدمی کا تصور کریں جو ساری انسانیت کے سامنے کھڑا ہو کر بڑے تحمل کے ساتھ کہہ رہا ہو کہ میرا رویہ تمام انسانوں میں بہترین ہے، مَیں آسمان سے اترا ہوں اور کامل ہوں، اور تم سب لوگ جو لا محدود طرح کے حالات میں، تہذیبوں میں اور کرداروں میں زندگی گزار رہے ہو، تمہیں میری ذات کو زندگی میں نمونے کے طور پر دیکھنا ہو گا۔" (میکلیرن)

د. **جہاں مَیں ہوں وہاں میرا خادم بھی ہو گا:** یسوع خادم کی تعریف اُس شخص کے طور پر کرتا ہے جسے وہاں پر جانا یا ہونا چاہے جہاں پر یسوع ہے۔ یہ کوئی زبردستی کی غلامی نہیں ہے جس میں غلام اپنے مالک سے رہائی حاصل کر کے اُس سے دور جانا چاہتا ہو۔ یہ ایک ایسی خدمت ہے جس کا چناؤ کیا جاتا ہے، جسے رضامندی کے ساتھ قبول کیا جاتا ہے صرف اِس لئے کہ غلام مالک کے نزدیک رہ سکے۔

i. **جہاں مَیں ہوں:** "یہ الفاظ اُس جگہ کے بارے میں بات نہیں کر رہے جہاں پر کھڑے ہو کر یسوع نے یہ بات کی تھی بلکہ اُس کے اُس سچے مقام کے بارے میں بات کر رہے ہیں (یوحنا 17 باب 24 آیت)، یعنی خُدا باپ کے جلال میں۔" (ایلفرڈ)

ہ. **اگر کوئی میری خدمت کرے تو باپ اُسکی عزت کریگا:** یہ ایک حیرت انگیز وعدہ ہے۔ یسوع کی خدمت کرنے کا اجر خُدا باپ کی طرف سے عزت پانا ہے۔ یہ عزت نہ صرف اجر ہے بلکہ یہ مسیح میں ہماری پہچان بھی ہے۔

3. (27-28الف آیات) ایسے کٹھن موقع پر یسوع اپنے مصمم ارادے کا اظہار کرتا ہے۔

اب میری جان گھبراتی ہے۔ پس مَیں کیا کہوں؟ اَے باپ مجھے اِس گھڑی سے بچا؟ لیکن مَیں اِسی سبب سے تو اِس گھڑی کو پہنچا ہوں۔ اَے باپ! اپنے نام کو جلال دے۔

اَ. **اب میری جان گھبراتی ہے:** یسوع کی زندگی میں یہ بہت ہی اہم وقت آ گیا، اِس کی وجہ سے یسوع کہتا ہے کہ اُس کی جان گھبراتی ہے، یہ اِس لئے تھا کیونکہ یسوع یہ جانتا تھا کہ مصلوب ہونے کی ایذا رسانی کس قدر دردناک اور ہولناک ہوتی تھی۔ یوحنا ہمیں یسوع کی اُس دُعا کے بارے میں نہیں بتاتا جو اُس نے گتسمنی باغ میں کی تھی لیکن اُس دُعا کے پیچھے جو تصور تھا اُس کا اظہار یوحنا 12 باب 27-28 آیات میں واضح طور پر ملتا ہے۔

i. "ایک بشر کے طور پر اُس کی جان گھبراتی تھی کیونکہ جو موت وہ مرنے جا رہا تھا وہ بہت زیادہ پر تشدد تھی۔ انسانی فطرت موت سے خوفزدہ ہوتی ہے۔ خُدا نے فطرت کے اندر موت کا خوف خود سے پیدا کر رکھا ہے تا کہ مخلوقات اپنی ذات کی پرواہ کریں اور اُسے بچا کر رکھیں اور اِسی کی وجہ سے ہم ہر طرح کی احتیاطی تدابیر کرتے ہیں تا کہ ہم خطرے سے بچے رہیں۔" (کلارک)

ب. **پس مَیں کیا کہوں؟ اَے باپ مجھے اِس گھڑی سے بچا؟** یہ جانتے ہوئے کہ یہ وقت آ گیا ہے یسوع اُس وقت سے اپنے آپ کو بچا کر بھاگ بھی نہیں سکتا تھا، کیونکہ وہ یہ جانتا تھا کہ وہ اِسی وقت کے لئے اِس دُنیا میں آیا ہے۔ صلیب جس کا سایہ یسوع کی ساری زندگی اور خدمت پر دیکھا جا سکتا ہے اب اُس کے ذاتی تجربے کی وجہ سے ایک حقیقت بننے جا رہا تھا۔

i. "یہ بات واضح طور پر نظر آتی ہے کہ یسوع کے یہ الفاظ ایک پُرجوش سوال کی عکاسی کرتے ہیں، ایک فرضی لازمہ طرز کی دُعا کی، جس پر یسوع نے نظر تو کی لیکن جو دُعا کرنے سے یسوع نے انکار کر دیا۔" (مورث)

ii. "اُس کے مجسم ہونے کا حتمی مقصد، اُس کے اِس دُنیا میں آنے کی وجہ، اُس کی زمینی خدمت اور اِس وقت تک پہنچے کا مقصد اِس ایذا رسانی اور دکھ میں سے گزرنا تھا۔" (ٹرینچ)

ج. اَے باپ! اپنے نام کو جلال دے: جب یسوع صلیب تک پہنچنے میں چند دِنوں کو دیکھ رہا تھا تو اُس کی نظر اور اُس کا مقصد خُدا باپ کے نام اور ذات کو جلال دینا تھا۔

4. (28ب – 30 آیات) خُدا باپ آسمان سے ایک آواز کے ذریعے سے یسوع کی بات کی تصدیق کرتا ہے۔

پس آسمان سے آواز آئی کہ مَیں نے اسکو جلال دیا ہے اور پھر بھی دونگا۔ جو لوگ کھڑے سن رہے تھے اُنہوں نے کہا بادل گرجا۔ اَوروں نے کہا کہ فرشتہ اُس سے ہمکلام ہوا۔ یسوع نے جواب میں کہا کہ یہ آواز میرے لئے نہیں بلکہ تمہارے لئے آئی ہے۔

اَ. پس آسمان سے آواز آئی: یہ خدا کی طرف سے سنی جانے والی تیسری گواہی تھی جو یسوع کے خُدا کا بیٹا ہونے کی تصدیق کرتی تھی۔ ایسی ہی الٰہی گواہی اُس کے بپتسمے کے وقت اور ایک دفعہ اُس کی شکل بدلنے کے موقعے پر سنی گئی تھی۔

ب. مَیں نے اسکو جلال دیا ہے اور پھر بھی دونگا: یہ خُدا باپ کی طرف سے یقین دہانی کروائی گئی تھی۔ جب یسوع صلیب کی طرف جارہا تھا تو اُس کا سب سے بڑا مقصد خُدا باپ کے نام کو جلال دینا تھا اور وہ پُریقین تھا کہ اُس نے خُدا کے نام کو جلال دیا تھا اور یہ بھی کہ وہ ایسے ہی خُدا باپ کے نام کو جلال دیتا رہے گا۔

i. اور پھر بھی [جلال] دونگا: "یسوع نے جلال پایا: 1: اُس عظیم کام کے وسیلے جو صلیب پر سر انجام دیا گیا، 2: مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے وسیلے، 3: آسمان پر اُٹھا لئے جانے کے وسیلے، 4: رُوح القدس کے رسولوں پر نازل ہونے کے وسیلے، 5: اُس حیرت انگیز کامیابی کے وسیلے جس سے اُس کی انجیل پوری دُنیا میں پھیلی اور جس کے وسیلے اِس دُنیا میں اُس کی بادشاہی قائم ہوئی ہے۔" (کلارک)

ii. مَیں نے اسکو جلال دیا ہے اور پھر بھی دونگا: "یہاں پر استعمال ہونے والا لفظ 'پھر' جلال کے بار بار دیئے جانے کی طرف اشارہ نہیں کرتا بلکہ اُس کی شدت کی طرف اشارہ کرتا ہے، یا پھر یہ لفظ یہ بیان کرتا ہے کہ مَیں پھر مکمل طور پر اور حتمی طور پر جلال دونگا۔" (ایلفرڈ)

ج. یہ آواز میرے لئے نہیں بلکہ تمہارے لئے آئی ہے: خدا کی طرف سے آنے والی آواز کچھ لوگوں کو تو یوں سنائی دی جیسے بادل گرجنے کی آواز ہو، کچھ کو یوں لگا کہ جیسے کسی فرشتے نے کوئی بات کی ہو۔ اور جو لوگ سمجھ سکے کہ یہ خُدا کی آواز تھی اُن کا ایمان یسوع کی ذات پر اور بھی زیادہ ہو گیا۔

i. "اعمال 9 باب 7 آیت اور 22 باب 9 آیت میں پولس کے ساتھیوں نے ایک آواز ضرور سنی لیکن وہ اُسے سمجھ نہ سکے، کیونکہ یہ آواز اُن کے لئے نہیں بلکہ پولس کے لئے خاص پیغام لئے ہوئے تھی۔" (ٹرینچ)

5. (31-33 آیات) یسوع واضح طور پر اپنی موت کا اعلان کرتا ہے۔

اب دُنیا کی عدالت کی جاتی ہے۔ اب دُنیا کا سردار نکال دیا جائیگا۔ اور مَیں اگر زمین سے اُونچے پر چڑھایا جاؤنگا تو سب کو اپنے پاس کھینچونگا۔ اُس نے اِس بات سے اشارہ کیا کہ مَیں کس موت سے مرنے کو ہوں۔

اَ. اب دُنیا کی عدالت کی جاتی ہے: اِس دُنیا کی رُوح کی عدالت اُس کے صلیب پر یسوع کیساتھ سلوک سے ہوتی ہے۔ صلیب نہ صرف اِس دُنیا کی عدالت کرتی ہے بلکہ اِس کی وجہ سے ابلیس کو بھی شکست فاش ہوئی ہے (اب دُنیا کا سردار نکال دیا جائیگا)۔ اِس دُنیا کی (اُس سوچ اور کلچر کی جو یسوع کے خلاف تھا) شکست اور ابلیس کی شکست اصل میں خُدا کی اور اُس کے لوگوں کی فتح تھی۔

i. جب یسوع اِس دُنیا کے بارے میں بات کرتا ہے تو اِس کی تعریف اُس سوچ اور کلچر کے طور پر کی جاسکتی ہے جو یسوع کی مخالف تھی۔ اِس کلچر کا ایک رہنما ایک سردار ہے –دُنیا کا سردار– یعنی شیطان، جو خُدا کا سب سے بڑا مخالف ہے (یوحنا 14 باب 30 آیت؛ 16 باب 11 آیت؛ 2 کرنتھیوں 4 باب 4 آیت؛ افسیوں 2 باب 2 آیت؛ 6 باب 12 آیت)

ب. اب دُنیا کا سردار نکال دیا جائیگا: جو کچھ یسوع نے صلیب پر کیا اُس کی وجہ سے ابلیس جو کہ خُدا کا سب سے بڑا مخالف ہے اُس کو شکست ہوئی۔ اور اُس کے بعد اُسے خُدا کے لوگوں پر کسی طرح کا کوئی حق، کوئی اختیار نہ رہا کیونکہ یسوع نے اُنہیں اپنے خون سے خرید لیا تھا۔

i. "اُس منحوس رُوح، ابلیس یعنی اِس دُنیا کے سردار کی طرف سے یسوع کی اِس دُنیا میں جو عدالت کی گئی وہ خُدا کی عدالتِ عالیہ میں باطل ہو گئی اور اِس کی وجہ سے وہ منحوس رُوح خود بخود شکست کھا کر نکل گئی۔" (بروس)

ii. "جب انسان نے اِس دُنیا کے سردار یعنی ابلیس کی بات مانی اور خُدا کی نافرمانی کی تو اِس وجہ سے خُدا نے اُسے باغِ عدن میں سے نکال دیا تھا (یوحنا 12 باب 31 آیت)، اب صلیب پر یسوع کی کامل تابعداری اِس دُنیا کا سردار یعنی ابلیس اپنی سربلندی کے اُس درجے سے جہاں پر وہ تھا گرا دیا گیا۔" (ٹاسکر)

iii. کلسیوں 2 باب 14-15 آیات بڑے واضح طریقے سے ابلیس کی اُس شکست کو بیان کرتی ہیں جو اُسے صلیب کے وسیلے سے ہوئی: اور حکموں کی وہ دستاویز مٹا ڈالی جو ہمارے نام پر اور ہمارے خلاف تھی۔ اور اُس کو صلیب پر کیلوں سے جڑ کر سامنے سے ہٹا دیا۔ اُس نے حکومتوں اور اختیاروں کو اپنے اوپر سے اُتار کر اُنہیں برملا تماشا بنایا اور صلیب کے سبب سے اُن پر فتحیابی کا شادیانہ بجایا۔

ج. مَیں اگر زمین سے اُونچے پر چڑھایا جاؤنگا: یہاں پر اونچے پر چڑھانے کے لئے جو فعل استعمال ہوا ہے اُس کے دو معنی لئے جاسکتے ہیں۔ اِس کے لغوی معنی بھی ہوسکتے ہیں (صلیب پر چڑھائے جانے کے باعث اونچا کیا جانا) اور اِس کے معنی جلال پانے کے بھی ہوسکتے ہیں۔ یسوع نے وعدہ کیا کہ جب وہ اونچے پر چڑھایا جائے گا (صلیب پر چڑھے گا، جلال پائے گا) وہ لوگوں کو اپنے پاس کھینچے گا۔

i. " ὑψωθῶ [اونچے پر چڑھائے جانے] کا واضح اور لغوی مطلب تو صلیب پر لٹکایا جانا ہی ہے، اِس کا ایک اور مطلب بھی لیا جاسکتا ہے جو تخت پر بٹھایا جانا ہو سکتا ہے۔۔۔ یہ صلیب ہی تھی جو یسوع کا تخت بننے والی تھی جس کے وسیلے سے وہ دُنیا کے لوگوں کو اپنی رعایا ہونے کے لئے کھینچنے والا تھا۔" (ڈوڈز)

ii. مَیں اگر زمین سے اُونچے پر چڑھایا جاؤنگا: "یہاں پر لفظ 'اگر' کے معنی ہیں 'جب'، یسوع کے ذہن میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ مصلوب ہو گا یا نہیں، اُسے مکمل طور پر معلوم تھا کہ وہ صلیب پر اپنی جان قربان کرے گا۔" (ٹاسکر)

iii. یسوع جانتا تھا کہ صلیب پر جس کام کی تکمیل وہ کرنے جا رہا ہے اُس کی برکات یا فوائد صرف یہودی لوگوں کے لئے برکت اور نجات سے بہت زیادہ بڑھ کر ہیں اور یہ دُنیا میں بہت دُور تک پہنچیں گی۔ وہ سب لوگوں کو اپنے پاس کھینچ لے گا۔

iv. سب کو اپنے پاس کھینچونگا: "صلیب مسیحیت کا مقناطیس ہے۔ یسوع سب لوگوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور یہ صرف اور صرف صلیب کے ذریعے سے ممکن ہوا ہے۔۔۔ اگر آپ صلیب پر یسوع کی دُنیا کے کفارے کے لئے قربانی کو نظر انداز کر دیں اور صلیب کو نکال دیں تو مسیحیت میں مقناطیسیت ختم ہو جائے گی۔ صلیب کے بغیر مسیحیت میں کوئی مقناطیسیت نہیں رہے گی بلکہ پیچھے صرف لوہارہ جائے گا۔" (میکلیرن)

v. سب کو: "مسیح یسوع میں خُدا کے رحم اور فضل سے کسی بھی انسانی طبقے یا کسی بھی مخلوق کو خارج نہیں کیا گیا۔ یسوع نے کہا ہے کہ مَیں اگر زمین سے اونچے پر چڑھایا جاؤنگا تو سب کو اپنے پاس کھینچونگا۔ اور کلیسیا کی تاریخ ثابت کر دیا ہے کہ یہ بات بالکل سچ ہے۔ مسیحیت کو قبول کرنے والوں میں شہزادے بھی ہیں اور کنگال بھی، ہمارے اشرافیہ بھی ہیں اور نشہ باز بھی۔" (سپرجن)

د. اُس نے اِس بات سے اشارہ کیا کہ مَیں کس موت سے مرنے کو ہوں: یسوع صرف اِسی بات سے واقف نہیں تھا کہ وہ مرے گا بلکہ وہ اِس بات سے بھی واقف تھا کہ وہ کس موت مرے گا، وہ زمین سے اونچے پر چڑھایا جائے گا۔ یسوع جانتا تھا کہ اُس کو موت جس انداز سے ہو گی وہ کس قدر دردناک اور شرمناک ہے لیکن اِس کے باوجود اُس نے خُدا کی مرضی کو پورا کیا۔

6. (34-36 آیات) کیا مسیحا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ رہے گا؟

لوگوں نے اُسکو جواب دیا کہ ہم نے شریعت کی یہ بات سنی ہے کہ مسیح ابد تک رہیگا۔ پھر تُو کیونکر کہتا ہے کہ ابنِ آدم کا اُونچے پر چڑھایا جانا ضرور ہے؟ یہ ابن آدم کون ہے؟ پس یسوع نے اُن سے کہا کہ اور تھوڑی دیر تک نور تمہارے درمیان ہے۔ جب تک نور تمہارے ساتھ ہے چلے چلو۔ ایسا نہ ہو کہ تاریکی تمہیں آ پکڑے اور جو تاریکی میں چلتا ہے وہ نہیں جانتا کہ کدھر جاتا ہے۔ جب تک نور تمہارے ساتھ ہے نور پر ایمان لاؤ تا کہ نور کے فرزند بنو۔ یسوع یہ باتیں کہہ کر چلا گیا اور اُن سے اپنے آپ کو چھپایا۔

اَ. ہم نے شریعت کی یہ بات سنی ہے کہ مسیح ابد تک رہیگا: لوگوں کو شریعت (پرانے عہد نامے) کے صرف خاص حوالہ جات ہی پڑھائے گئے تھے جو اکثر ایک فاتح مسیحا کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ زیادہ تر لوگ اُن حوالہ جات کے بارے میں بے خبر تھے جو مسیحا کے دکھوں اور اُس کی موت کے بارے میں بات کرتے تھے (جیسے کہ زبور 22 اور یسعیاہ 53)۔ یہی وجہ تھی کہ جب وہ اپنی موت کے بارے میں بات کرتا تھا تو اُنکو حیرت ہوتی تھی کہ آیا وہ اصل مسیحا ہے بھی یا نہیں۔

i. "ایسے بہت سارے حوالہ جات ہمیں کلام میں ملتے ہیں جو مسیحا کی سلطنت کے دوام کے بارے میں بات کرتے ہیں جیسے کہ یسعیاہ 9 باب 7 آیت؛ حزقی ایل 37 باب 25 آیت؛ دانی ایل 7 باب 14 آیت۔ اُنہوں نے غالباً مسیحا کے بارے میں حوالہ جات کو آپس میں گڈ مڈ کر دیا تھا اور اپنے طور پر یہ نتیجہ نکال لیا تھا کہ مسیحا کبھی بھی مر نہیں سکتا کیونکہ کلامِ مُقدس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اُس کا تخت، سلطنت اور اُسکی حکمرانی ابدی ہو گی۔" (کلارک)

ii. یہ بڑا ہجوم جو اُس کے پیچھے یہ سمجھ کر آ رہا تھا کہ وہ ایک بہت بڑا سیاسی اور جنگجو فاتح ہے۔ یہ ہجوم کبھی بھی سوچنا نہیں چاہتا تھا کہ وہ صلیب پر قربان ہو کر مر جائے گا۔ مسیحا کا جو تصور وہ لوگ رکھتے تھے یہ بات اُس کے ساتھ کچھ مماثلت نہیں رکھتی تھی۔

iii. ابنِ آدم: "بہت سارے دیگر القابات کے ساتھ ساتھ ابنِ آدم بھی مسیحا کے لئے استعمال ہونے والا ایک اہم لقب تھا۔ اپنے معنی کے لحاظ سے یہ مسیحا کے لقب کے لئے بہت واضح نہیں لگتا اور نہ ہی مسیحا کے کردار کے ساتھ ظاہراً یہ مماثلت رکھتا ہوا نظر آتا ہے۔" (ڈوڈز)

ب. اور تھوڑی دیر تک نور تمہارے درمیان ہے۔۔۔جب تک نور تمہارے ساتھ ہے نور پر ایمان لاؤ: یسوع نے اُن کو حتمی طور پر یہ بتایا کہ وہ ابھی بہت تھوڑی دیر کے لئے اُن کے ساتھ تھا۔ اُس کی زمینی خدمت کا نور اُن کے درمیان سے جانے والا تھا۔

i. جب تک نور ہے ہمیں یسوع پر ایمان لانے کی ضرورت ہے کیونکہ وہ نور ہمیشہ دستیاب نہیں رہے گا۔ خُدا کی رُوح ہمیشہ ہی انسان کے ساتھ مزاحمت کرتی نہ رہے گی (پیدائش 6 باب 3 آیت) اور ہمیں اُس کے بلاوے کا جواب اُسی دوران دینے کی ضرورت ہے جب ہمیں اُسکی آواز آرہی ہے۔

ii. نور کے فرزند: "سامی زبان وبیان میں یہ بات محاورتاً کہی جاتی ہے۔ اور جس کو جس چیز یا ذات کا فرزند ٹھہرایا جاتا ہے وہ شخص اصل میں ایسی خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔ ہماری زبان و بیان میں شاید اِسے نور میں چلنے والے لوگ کہا جاسکتا ہے یا پھر ایماندار لوگ کہا جاسکتا ہے۔" (ٹاسکر)

7. (37-41 آیات) یسوع اُن کے ایمان نہ لانے کو پرانے عہد نامے کی نبوت کی روشنی میں بیان کرتا ہے۔

اور اگرچہ اُس نے اُنکے سامنے اِتنے معجزے دِکھائے تو بھی وہ اُس پر ایمان نہ لائے۔ تاکہ یسعیاہ نبی کا کلام پورا ہو جو اُس نے کہا کہ اَے خُداوند ہمارے پیغام کا کس نے یقین کیا ہے؟ اور خُداوند کا ہاتھ کس پر ظاہر ہوا ہے؟ اِس سبب سے وہ ایمان نہ لا سکے کہ یسعیاہ نے پھر کہا۔ اُس نے اُنکی آنکھوں کو اندھا اور اُنکے دل کو سخت کر دیا۔ اَیسا نہ ہو کہ وہ آنکھوں سے دیکھیں اور دل سے سمجھیں اور رجوع کریں۔ اور مَیں اُنہیں شفا بخشوں۔ یسعیاہ نے یہ باتیں اِسلئے کہیں کہ اُس نے اُسکا جلال دیکھا اور اُس نے اُسی کے بارے میں کلام کیا۔

اَ. اگرچہ اُس نے اُنکے سامنے اِتنے معجزے دِکھائے تو بھی وہ اُس پر ایمان نہ لائے: یوحنا اپنی پوری انجیل میں بہت سارے معجزات اور نشانات کا ذکر کرتا ہے جو یسوع نے دکھائے جن کی وجہ سے ہمیں اور دیگر لوگوں کو اُس پر ایمان لانا چاہیے (یوحنا 2 باب 11 آیت؛ 4 باب 54 آیت؛ 6 باب 14 آیت) لیکن اِس کے باوجود بہت سارے لوگ اُس پر ایمان نہ لائے۔ یوحنا اِس حوالے سے یسعیاہ کے دو حوالہ جات کا ذکر کرتا ہے (یسعیاہ 53 باب 1 آیت اور 6 باب 9-10 آیات) اور بتاتا ہے کہ لوگوں کے ایسے رویے کی وجہ کیا تھی۔

i. "کلیسیائی تاریخ کے سینکڑوں سال بعد ہم دیکھتے ہیں کہ زیادہ تر کلیسیا غیر اقوام پر مشتمل ہے اور ہم نے بھی اِس حقیقت کو قبول کر لیا ہے کہ اگر مسیحی حلقے میں سارے کے سارے یہودی نہیں بھی آتے تو کوئی بات نہیں، اگر اِس میں صرف چند لوگ یہودیت سے آئے ہیں تو بھی ٹھیک ہے، لیکن نئے عہد نامے کے اُس دور میں جب رسول زندہ تھے وہ اکثر اِس چیز کو یوں نہیں دیکھتے تھے۔" (مورث)

ب. اور خُداوند کا ہاتھ کس پر ظاہر ہوا ہے؟ یسعیاہ 53 باب 1 آیت کا حوالے دیتے ہوئے یوحنا اِس بات پر زور دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص ایمان لاتا ہے تو اِس کی وجہ یہ ہے کہ خُدا نے اپنی ذات اور اپنی سچائی کو اُس پر خود ظاہر کیا ہے۔ یسوع نے لوگوں پر اپنے آپ کو بہت سارے نشانات اور بہت اہم تعلیمات کے ذریعے سے ظاہر کیا تھا۔

ج. اُس نے اُنکی آنکھوں کو اندھا اور اُنکے دل کو سخت کر دیا: یسعیاہ 6 باب 9-10 آیات کا حوالہ دیتے ہوئے یوحنا اِس بات پر زور دیتا ہے کہ اگر لوگوں میں بے ایمانی پائی جاتی ہے تو اِس کی وجہ یہ ہے کہ خُدا نے اُن لوگوں کی عدالت کی ہے جنہوں نے اُس کی سچائی کو قبول کرنے سے انکار کر کے اُس سے منہ پھیر لیا

تھا۔ لوگ چاہے یسوع کے حق میں یا اُس کے خلاف کوئی فیصلہ لیں خُدا اُس فیصلے کو اور زیادہ مضبوط کرے گا۔ پس اِس اصول کی روشنی میں وہ لوگ اصل میں ایمان لا ہی نہیں سکتے تھے جیسے کہ یسعیاہ میں بیان کیا گیا ہے۔

i. "ایسا نہیں ہے کہ اُنکی قسمت میں یہ بات لکھ دی گئی تھی کہ وہ ایمان نہ لائیں، یہ بات نیچے واضح کر دی گئی ہے (یوحنا 14 باب 42 آیت) کہ اُن میں سے کچھ یسوع پر ایمان لائے تھے۔ لیکن پرانے عہد نامے کی نبوتوں کا پورا ہونا بھی ضروری تھا اور یہ اُن لوگوں کی صورت میں پوری ہوئیں جو یسوع پر ایمان نہ لائے۔" (بروس)

ii. "یہاں پر اُس کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ اُن کا اندھا کیا جانا اُن کی مرضی کے بغیر یا اُن کی مرضی کے خلاف ہوتا ہے۔ اور ایسی ہی بات یا صورتحال اُن کے دل کے سخت کئے جانے کے حوالے سے بھی کہی جا سکتی ہے۔ اِن آدمیوں نے برائی کا چناؤ کیا، یہ اُن کا اپنا انتخاب تھا اور اُن کی اپنی غلطی تھی۔" (مورث)

د. یسعیاہ نے یہ باتیں اِسلئے کہیں کہ اُس نے اُسکا جلال دیکھا اور اُس نے اُسی کے بارے میں کلام کیا: جیسے کہ یسعیاہ 6 باب میں نبوت لکھی گئی ہے، یسعیاہ نبی نے یہواہ خُدا کو دیکھا تھا (یسعیاہ 6 باب 1-13 آیات)۔ یوحنا اِس بات کو واضح طور پر سمجھ چکا تھا کہ یسعیاہ نے یسوع کے مجسم ہونے سے پہلے ہی اُس کا جلال دیکھا ہوا تھا اور یہ بھی کہ یہواہ یسوع ہی ہے۔

i. "یسعیاہ کی جو رویا یسعیاہ 6 باب میں درج ہے اُس کی تفسیر یوحنا اِس طرح سے کرتا ہے کہ نبی نے اُس وقت ثالوث خُدا کو رویا میں دیکھا تھا۔ پس یسعیاہ نبی نے یسوع مسیح کا جلال دیکھا اور خُدا باپ کا جلال دیکھا۔" (ٹاسکر)

8. (42-43 آیات) کچھ سردار یسوع پر کمزور ایمان رکھتے تھے۔

تو بھی سرداروں میں سے بھی بہتیرے اُس پر ایمان لائے مگر فریسیوں کے سبب سے اِقرار نہ کرتے تھے تا ایسا نہ ہو کہ عبادتخانہ سے خارج کئے جائیں۔ کیونکہ وہ خُدا سے عزت حاصل کرنے کی نسبت اِنسان سے عزت حاصل کرنا زیادہ چاہتے تھے۔

اَ. تو بھی سرداروں میں سے بھی بہتیرے اُس پر ایمان لائے مگر فریسیوں کے سبب سے اِقرار نہ کرتے تھے: یسوع کی خدمت کے اِس دور میں بہت سارے ایسے تھے جو اُس پر خفیہ طور پر ایمان رکھتے تھے۔ اُنہوں نے یسوع کی طرف سے دکھائے گئے معجزات کو دیکھا تھا اور اُسکی تعلیمات کو سنا تھا۔ لیکن چونکہ وہ اِس بات سے خوفزدہ تھے کہ دوسرے اُن کے بارے میں کیا کہیں گے یا کیا سوچیں گے اِس لئے وہ کھلے عام اِس بات کا اقرار نہیں کرتے تھے کہ وہ یسوع پر ایمان لا چکے ہیں۔

i. "خفیہ شاگردیت کوئی اچھی چیز نہیں اور یہ دونوں الفاظ ایک دوسرے کی تردید کرتے ہیں۔ یا تو خفیہ پن شاگردیت کو مار دیتا ہے اور یا پھر شاگردیت خفیہ پن کو مار دیتی ہے۔" (بارکلے)

ii. بشپ ٹرینچ اِیسے لوگوں کے لئے اپنی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ "مفسرین اِن گھبرائے ہوئے ایمانداروں پر ہمیشہ ہی تنقید کرتے ہیں۔ کیا سارے کے سارے مسیحی ہمیشہ بہت بہادر ہی ہوتے ہیں؟ کیا کہیں پر معمولی سی آگ نہیں دہک رہی ہوتی اگرچہ بظاہر دھواں دھواں نظر آتا ہے؟"

ب. وہ خُدا سے عزت حاصل کرنے کی نسبت اِنسان سے عزت حاصل کرنا زیادہ چاہتے تھے: یسوع نے تھوڑی دیر پہلے ہی یہ بات بیان کی تھی کہ وہ لوگ جو اُس کی خدمت کرتے ہیں وہ خُدا سے عزت پاتے ہیں۔ لیکن اُس دور میں بھی یسوع کے ارد گرد بہت سارے ایسے لوگ تھے جو خُدا سے عزت حاصل کرنے کی نسبت انسان سے عزت حاصل کرنا زیادہ چاہتے تھے۔

i. اِنسان سے عزت حاصل کرنا زیادہ چاہتے تھے: "انسان سے حاصل کر دہ عزت کیا ہے سوائے ایک بدبودار سانس کے۔ ایسے لوگ اپنا اجر یہیں پر پالیتے ہیں۔" (ٹراپ)

9. (44-50 آیات) ایمان لانے کے لئے آخری استدعا: یسوع ہجوم کے سامنے جذبات سے پُر استدعا کرتا ہے۔

یسوع نے پکار کر کہا کہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ مجھ پر نہیں بلکہ میرے بھیجنے والے پر ایمان لاتا ہے۔ اور جو مجھے دیکھتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو دیکھتا ہے۔ مَیں نور ہو کر دُنیا میں آیا ہوں تاکہ جو کوئی مجھ پر ایمان لائے اندھیرے میں نہ رہے۔ اگر کوئی میری باتیں سنکر اُن پر عمل نہ کرے تو مَیں اُن کو مجرم نہیں ٹھہراتا کیونکہ مَیں دُنیا کو مجرم ٹھہرانے نہیں بلکہ دُنیا کو نجات دینے آیا ہوں۔ جو مجھے نہیں مانتا اور میری باتوں کو قبول نہیں کرتا اُسکا ایک مجرم ٹھہرانے والا ہے یعنی جو کلام مَیں نے کیا ہے آخری دن وہی اُسے مجرم ٹھہرائیگا۔ کیونکہ مَیں نے کچھ اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ باپ جس نے مجھے بھیجا اُسی نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ کیا کہوں اور کیا بولوں۔ اور مَیں جانتا ہوں کہ اُسکا حکم ہمیشہ کی زندگی ہے۔ پس جو کچھ مَیں کہتا ہوں جس طرح باپ نے مجھ سے فرمایا ہے اُسی طرح کہتا ہوں۔

اَ. یسوع نے پکار کر کہا: یہ وہ الفاظ ہیں جو یسوع نے یوحنا کی انجیل میں آخری مرتبہ عوام الناس سے مخاطب ہو کر کہے تھے۔ ہجوم سے اپنے اِس آخری خطاب میں یسوع نے اپنی گزشتہ دی گئی تمام تعلیمات کا خلاصہ پیش کیا۔ اُس نے اُنہیں اپنی تعلیمات کی یاد دہانی کروائی، اُنہیں چیلنج کیا کہ وہ خود درست فیصلہ کریں، اُنہیں خبردار کیا کہ اگر وہ اُس کے خلاف فیصلہ کرتے ہیں تو اُن کے ساتھ کیا ہو گا، اور اُن سے وعدہ کیا کہ اگر وہ اُس کے حق میں فیصلہ کرتے ہیں تو پھر اُن کے ساتھ کیا ہو گا۔

i. پکار کر کہا: "یہ بات اصل متن کے اندر زمانہ مطلق میں کہی گئی ہے جس سے یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ اُس نے مسلسل پکار پکار کر کہا۔" (ٹاسکر)

ii. "ہمارا خُداوند ایک حکمران کے طور پر پکار پکار کر لوگوں سے بات نہیں کر رہا تھا۔ نہ ہی اُس نے چیخ چیخ کر کچھ کہا، نہ ہی گلیوں میں اُس کی آواز سنی گئی۔ لیکن اناجیل میں کبھی کبھار ہمیں یہ پڑھنے کو ملتا ہے کہ ہمارے خُداوند نے پکار پکار کر بھی کچھ باتیں کہیں (یوحنا 7 باب 37 آیت)۔" (موریسن)

ب. جو مجھے دیکھتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو دیکھتا ہے: یہاں پر یسوع خُدا باپ کے ساتھ اپنے اتحاد پر زور دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص یسوع پر ایمان لاتا ہے تو اِس کا مطلب ہے کہ وہ خُدا پر یسوع سے بھی زیادہ ایمان لاتا ہے جس نے یسوع کو بھیجا ہے۔

i. "اگرچہ اِسی بات (خُدا کے ساتھ اُس کے اتحاد اور ایک ہونے) کی وجہ سے وہ اُسے مصلوب کرنے جا رہے تھے، لیکن جو کچھ اُس نے کہا تھا وہ اُس سے ذرا برابر بھی پیچھے نہیں ہٹا، بلکہ اُس نے موت کے جبڑوں میں اپنا یہ بیان رکھ دیا۔" (کلارک)

ج. مَیں نور ہو کر دُنیا میں آیا ہوں: یہاں پر یسوع اپنی سچائی پر زور دیتا ہے اور اِس بات پر بھی زور دیتا ہے کہ انسانوں کو اُس کی پیروی کرنے کی ضرورت ہے اور اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو تاریکی میں رہیں گے۔

د. میں دُنیا کو مجرم ٹھہرانے نہیں بلکہ دُنیا کو نجات دینے آیا ہوں: اگر یسوع صرف دُنیا کی عدالت کے لئے ہی آیا تھا تو اُس کے لئے اُس کا مجسم ہونا ضروری نہیں تھا۔ ایسا کرنے کے لئے اُسے اپنی الوہیت کے ساتھ بشریت کو شامل کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن انسانیت کی مخلصی کے لئے اُس کے لئے ایسا کرنا بہت زیادہ ضروری تھا۔ پھر بھی جو کلام میں نے کیا ہے آخری دن وہی اُسے مجرم ٹھہرائیگا۔ جو یسوع کو رد کرتے ہیں وہ اپنے انجام سے کسی صورت بھاگ نہیں سکتے۔

i. "یسوع کے آخری الفاظ کسی حکم کی صورت میں نہیں بلکہ ایک اپیل کی صورت میں ہیں۔" (مورث)

ii. "چوتھی انجیل میں ہمیں ہمیشہ ہی ایک متناقضہ نظر آتا ہے۔ یسوع اپنی اور خُدا کی محبت لوگوں کے لئے لیکر آیا لیکن اُس کا آنا دُنیا کے لئے عدالت کا پیغام تھا۔" (بارکلے)

ہ. میں نے کچھ اپنی طرف سے نہیں کہا: یسوع اِس بات پر زور دیتا ہے کہ وہ ہر ایک بات میں خُدا باپ کا تابع فرمان ہے۔ اُس کے اختیار کا تعلق اُس کی خُدا باپ کی تابعداری سے جڑا ہوا تھا۔

i. اُسی نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ کیا کہوں اور کیا بولوں: "پہلی بات اپنی مشمولات کے تناظر میں اِس عقیدے کی نشاندہی کرتی ہے اور دوسری بعات بیان کرتی ہے کہ خُدا کیسے مختلف طریقے سے ہم تک اپنا پیغام پہنچاتا ہے۔" (ڈوڈز)